۷۱۸۶

2 6095
۲۴/۴

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درجہ ذیل مسائل کے بارے میں

(1) ہمارے علاقے میں لوگ کتوں اور خنازیر کو تفریحاً مارتے ہیں جبکہ ان سے نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں، تو کیا اس طرح ان کو مارنا جائز ہے؟

(2) اگر گھر میں مرد اور عورت اپنی الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں تو اس صورت میں عورت کا مرد کے محاذی ہونے سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟ نیز محاذات کی صحیح تفسیر کیا ہے، کب متحقق ہوگی، کیا محرم اور زوجہ بھی اس حکم میں داخل ہے؟ (کھڑا ہونے کے اعتبار سے)

(3) ہمارا جس کمرے میں اٹھنا بیٹھنا ہے، وہاں پر جس طرف ہم پاؤں پھیلاتے ہیں، اسطرف کے دیوار میں اوپر تختی پر قرآن مجید ہوتے ہیں، کیا اسطرف پاؤں پھیلانا جائز ہے یا نہیں؟

(4) ایک مہینہ ہمارا بجلی کا بل معمول سے کافی زیادہ آگیا تھا، حالانکہ ہم نے یونٹ بھی معمول کے مطابق کم استعمال کئے تھیں، جب بجلی محکمہ کے دفتر میں گیا تو وہاں پر موجود شخص نے بل کو یونٹ کے مطابق کرانے پر روپیہ کا مطالبہ کیا، اور میں نے دیدئے، تو کیا اسطرح رشوت دینے سے مجھے گناہ ہوا یا نہیں؟

مستفتی محمد ریاض فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

موبائل نمبر 0344-2653015

پتہ: ایماد غزائی ٹانک

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳۲/۲۱۳
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(ا)۔۔۔واضح رہے کہ کسی بھی جانور کو محض تفریح کے طور پر مارنا اور تکلیف دینادرست نہیں مکروہ ہے ،البتہ اگراس کے شکار کرنے میں کوئی نفع ہواگرچہ معمولی کیوں نہ ہو،یاکوئی جانور نقصان پہنچانے والا ہو،تواس کوشکار کرنایامارناجائزہے،لیکن اس کوشکار کرنےاورمارنے میں حتی الامکان اس بات کاخیال رہے کہ مارنے کی تکلیف کم سے کم ہو۔

صورتِ مسؤلہ میں کُتوں اور خنزیروں کو محض تفریح کے طور پر مارنامکروہ ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶/ ۴۶۱)

كتاب الصيد لعل مناسبته أن كلا منهما مما يورث السرور (هو مباح) بخمسة عشر شرطا مبسوطة في العناية، وسنقرره في أثناء المسائل (إلا) لمحرم في غير المحرم أو (للتلهي) كما هو ظاهر

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶/ ۴۶۲)

(قوله كما هو ظاهر) لأن مطلق اللهو منهي عنه إلا في ثلاث كما مر في الحظر وفي التتارخانية قال أبو يوسف: إذا طلب الصيد لهوا ولعبا فلا خير فيه وأكرهه، وإن طلب منه ما يحتاج إليه من بيع أو إدام أو حاجة أخرى فلا بأس به اهـ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٧٥٢)

وجاز قتل ما يضر منها ككلب عقور وهرة) تضر (ويذبحها) أي الهرة (ذبحا) ولا يضر بها لأنه لا يفيد، ولا يحرقها وفي المبتغى يكره إحراق جراد وقمل وعقرب،(قوله وهرة تضر) كما إذا كانت تأكل الحمام والدجاج زيلعي (قوله ويذبحها) الظاهر أن الكلب مثلها تأمل (قوله يكره إحراق جراد) أي تحريما ومثل القمل البرغوث ومثل العقرب الحية ط

(وفيه ايضاً) (۶/ ۴۷۴)

(وحل اصطياد ما يؤكل لحمه وما لا يؤكل) لحمه لمنفعة جلده أو شعره أو ريشه أو لدفع شره، وكله مشروع لإطلاق النص. وفي القنية يجوز ذبح الهرة والكلب لنفع ما (والأولى ذبح الكلب إذا أخذته حرارة الموت، (قوله لنفع ما) أي ولو قليلا، والهرة لو مؤذية لا تضرب ولا تفرك أذنها بل تذبح (قوله والأولى إلخ) لما فيه من تخفيف الألم عنه. قال ط: والتقييد بالكلب ليس له مفهوم

(٢)۔۔۔واضح رہے کہ مذکورہ صورت میں (جب دونوں اپنی الگ الگ نمازاداکررہے ہیں)عورت کی محاذات سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوتی،البتہ اگر فتنہ کااندیشہ ہوتواس سے بچناچاہیے۔

دار الافتاء

کھڑا ہونے کے اعتبار سے محاذات کی صحیح تفسیر یہ ہے، کہ عورت کا ٹخنہ اور پنڈلی مرد کے کسی عضو کے برابر ہو، لہٰذا اگر کوئی عورت مرد سے اتنے پیچھے کھڑی ہو کے دونوں کے ٹخنے اور پنڈلی بالکل برابر نہیں ہو، خواہ عورت کے پاؤں کا کوئی حصہ مرد کے کسی حصہ کے برابر میں ہو، تو اصح قول کے مطابق محاذات متحقق نہیں ہوتی، البتہ بعض فقہاءؒ نے ٹخنے اور پنڈلی کے بجائے پورے قدم کی محاذات کا اعتبار کیا ہے، لہٰذا ان کے نزدیک مذکورہ صورت میں محاذات متحقق ہو گی، البتہ اگر عورت اتنے پیچھے کھڑی ہو کہ عورت کی قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کے کسی حصے کے برابر نہ ہو، تو اس صورت میں محاذات متحقق نہ ہو گی، احتیاطاً عورت کو چاہیے، کہ اتنے پیچھے کھڑی ہو، کہ اس کے قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کسی حصے کے برابر نہ ہو۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٥٧٣)

(في صلاة) وإن لم تتحدكنيتها ظهرا بمصلي عصر على الصحيح سراج، فإنه يصح نفلا على المذهب بحر، وسيجيء (مطلقة) خرج الجنازة (مشتركة) فمحاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها مكروهة لا مفسد فتح (تحريمة) وإن سبقت ببعضها (وأداء) ولو حكما(قوله ليس في صلاتها) بأن صليا منفردين أو مقتديا أحدهما بإمام لم يقتد به الآخر شرح المنية (قوله مكروهة) الظاهر أنها تحريمية لأنها مظنة الشهوة والكراهة على الطارئ ط. قلت: وفي معراج الدراية: وذكر شيخ الإسلام مكان الكراهة الإساءة والكراهة أفحش. اهـ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٥٧٢)

(وإذا حاذته) ولو بعضو واحد، وخصه الزيلعي بالساق والكعب (امرأة) ولو أمة (مشتهاة) (قوله وخصه الزيلعي إلخ) حيث قال المعتبر في المحاذاة الساق والكعب في الأصح، وبعضهم اعتبر القدم اهـ فعلى قول البعض لو تأخرت عن الرجل ببعض القدم تفسد وإن كان ساقها وكعبها متأخرا عن ساقه وكعبه، وعلى الأصح لا تفسد وإن كان بعض قدمها محاذيا لبعض قدمه بأن كان أصابع قدمها عند كعبه مثلا تأمل.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: ٣٢٩)

"ومحاذاة المشتهاة" بساقها وكعبها في الأصح ولو محرما له أو زوجة اشتهت ولو ماضيا كعجوز شوهاء قوله: "مشتركة" احترز به عن محاذاة المصلية لمصل ليس هو في صلاتها حيث تكره ولا تفسد كما في الدر

درر الحكام شرح غرر الأحكام (١/ ٩١)

وقوله (مشتهاة، ولو محرما له) بأن تكون أخته أو بنته أو نحو ذلك إشارة إلى الشرط الثاني. وقوله (في صلاتهما الكاملة) إشارة إلى الشرط الثالث. وقوله (المشتركة تأدية) إشارة إلى الشرط الرابع

البحر الرائق (١/ ٣٧٧)

وأطلقها فشملت الأجنبية والزوجة والمحرم والمشتهاة حالا أو ماضيا مراهقة أو بالغة فدخلت العجوز الشوهاء

وفيه ايضاً (١/ ٣٧٧)

دار الافتاء

وقيد بالاشتراك؛ لأن محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير

فتح القدير(۱/۳۱٦)

واما محاذاتها في الصلاة دون اشتراك فمورث للكراهة

(۳)۔۔۔واضح رہے کہ قرآن مجید کا احترام نہایت ضروری ہے، قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانا قرآن مجید کے احترام کے منافی ہے، البتہ مذکورہ صورت میں چونکہ پاؤں کا رُخ عین قرآن مجید کی طرف نہیں ہے، بلکہ قرآن مجید قدرے بلندی پر ہے، تو یہ بے ادبی میں داخل نہیں، بچنا بہتر ہے۔

النهر الفائق (۱/ ۲۸۷)

ويكره أيضـــا مد الرجل إليها وإلى المصـــحف أو كتب الفقه إلا أن تكون على مكان مرتفع عن المحاذاة ولا يخفى تفاوت مراتب الكراهة في هذه المواضع

البناية شرح الهداية (۲/ ٤٦٨)

وفي " الروضة ": ويكره مد الرجلين إلى القبلة في النوم وغيره، وكذا إلى المصحف وكتب الفقه.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (۱/ ۱٦۸)

، ويكره مد الرجل إلى القبلة وإلى المصحف وإلى كتب الفقه في النوم وغيره.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (٥/ ۳۲۱)

في كراهية «واقعات الناطفي» : ويكره مد الرجلين إلى القبلة في النوم وغيره عمداً، وكذلك يكره مد الرجلين إلى المصـــحف، وإلى كتب الفقه لما فيه من ترك تعظيم جهة القبلة، وكلام الله تعالى، ومعاني كلام الله تعالى،

(۴)۔۔۔اسلام میں رشوت لینا اور دینا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اور احادیث میں اس کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، لہٰذا عام حالات میں رشوت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش ضروری ہے، تاہم مذکورہ صورت میں اگر بل ٹھیک کرانا آپ کا جائز قانونی حق تھا، اور رشوت دیئے بغیر وہ لوگ آپ کا جائز قانونی حق نہ دیتے ہوں، تو اپنے آپ کو ضرر سے بچانے کے لئے دینے میں گناہ نہ ہوگا، اور اگر لینے والا بل کو درست اور یونٹ کے مطابق کرنے کا قانونی طور پر ذمہ دار تھا، تو اس کے لئے لینا ہرگز جائز نہیں تھا، بلکہ لی ہوئی رقم واپس کرنا اس کے ذمہ ضروری ہے

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (۶/ ۲۴۳۷)

وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، قال: «لعن رسول الله الراشي والمرتشي» رواه أبو داود، وابن ماجه.الراشي والمرتشي») : أي: معطي الرشوة وآخذها، وهى الوصلة إلى الحاجة بالمصانعة، وأصله من الرشاء الذي يتوصل به إلى الماء، قيل: الرشـــوة ما يعطى لإبطال حق، أو لإحقاق باطل، أما إذا أعطى ليتوصـــل به إلى حق، أو ليدفع به عن نفســـه ظلما فلا بأس به، وكذا الآخذ إذا أخذ ليســـعى في إصابة صاحب الحق فلا بأس به، لكن هذا ينبغي أن يكون في غير القضاة والولاة

; لأن السعي في إصابة الحق إلى مستحقه، ودفع الظالم عن المظلوم واجب عليهم، فلا يجوز لهم الأخذ عليه، كذا ذكره ابن الملك،

البحر الرائق (٦/ ٢٨٥)

إذا دفع الرشوة ليسوي أمره عند السلطان حل له الدفع ولا يحل للآخذ أن يأخذ

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٣٦٢)

الثالث: أخذ المال ليسوي أمره عند السلطان دفعا للضرر أو جلبا للنفع وهو حرام على الآخذ فقط الرابع: ما يدفع لدفع الخوف من المدفوع إليه على نفسه أو ماله حلال للدافع حرام على الآخذ؛ لأن دفع الضرر عن المسلم واجب ولا يجوز أخذ المال ليفعل الواجب------------------------**والله سبحانه وتعالى اعلم**

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳۰/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
18/دسمبر/2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۰/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
18/دسمبر/2019ء

الجواب صحیح
محمد طاہر عزیز
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۰/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
18/دسمبر/2019ء

الجواب صحیح
عبدالمعز
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۳/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
۲۱/دسمبر/2019ء